خون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۵ اخاء ۱۳۴۳ھش ۸ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ اکتوبر بوقت ۸ ½ بجے صبح

کل دوپہر کے بعد حضور کو شدید بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاقی تزکیہ اللہ جلّ شانہ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا

اس فضل کے جذب کرنے کے لئے تدبیر، دعا اور صحبتِ صادقین سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے

"بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ انہوں نے اخلاقی بدیوں سے خلاصی پالی ہے لیکن جب کبھی کوئی موقعہ آجاتا ہے اور کسی آدمی سے مقابلہ ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کو بڑا جوش آجاتا ہے اپنے تعلّی اور کبر کے خیال کو دبا نہیں سکتا۔ پھر وہ گند اس سے ظاہر ہوتے ہیں جن کا وہم و گمان بھی اس پر نہیں ہوتا۔ اس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی اس نے خلاصی نہیں پائی اور ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور وہ تزکیہ نفس جو صلحاء کو حاصل ہوتا ہے جو اصل کمال کی علامت ہے میسّر نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے اور اللہ جلّ شانہ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی وہی تین پہلو ہیں جو ابھی ذکر ہوئے یعنی اوّل مجاہدہ اور تدبیر دوم دعا، سوم صحبتِ صادقین۔ یہ فضل انبیاء علیہم السلام پر بدرجہ کمال ہوتا ہے کہ اللہ جلّ شانہ اوّل ان کا تزکیہ اخلاقی کامل طور پر خود کر دیتا ہے ان میں بداخلاقیوں اور رذائل کی آلائش راہ ہی نہیں پاتی۔ ان کی حالت تو یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ سلطنت پا کر بھی وہ فقیر ہی رہتے ہیں۔ اور کسی قسم کا کبر ان کے نزدیک بھی نہیں آتا اور باوجود بڑا ہونے کے اپنے آپ کو بڑا نہیں جانتے۔ درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا گند ہے اور جو بداخلاقی، عُجب، کبر و ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ جلّ شانہ کا فضل نہ ہو۔ اور یہ مواد ردیہ جل نہیں سکتے جب تک معرفتِ الٰہی کی آگ ان کو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ ان اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگ جاتا ہے اور بڑا ہو کر اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کی کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ اس نور اور روشنی کو جو انوارِ معرفت سے اسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی اور عمل کا نتیجہ نہیں سمجھتا اور نہ اسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ وہ اسے اللہ جلّ شانہ کا فضل اور رحمت یقین کرتا ہے"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۔ مورخہ ۱۴ اکتوبر بروز بدھ بوقت سوا چار بجے شام جامعہ احمدیہ ہال میں ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل مبلغین اپنے تبلیغی حالات سنائیں گے (۱) مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ ٹانگانیکا (۲) مکرم سید احمد انصاری مبلغ انڈونیشیا، بورنیو و ملایا (۳) مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) (۴) مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ مشرقی افریقہ

(نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ ربوہ)

○ مکرم قائد صاحب عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ مطلع فرماتے ہیں کہ

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے پیش نظر مجلس انصار اللہ کا مرکزی اجتماع ۲۹۔۳۰ اکتوبر و یکم نومبر کی بجائے ۱۳۔۱۴۔۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء کو بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ تاریخوں کی تبدیلی نوٹ فرما لی جائے۔

○ مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ اطلاع دیتے ہیں کہ:

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی اجتماع کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج مورخہ ۲۳ اکتوبر بروز جمعہ صبح دس بجے فرمائیں گے۔ مجالس اپنے اطفال کو اجتماع کے افتتاحی پروگرام میں شامل کرنے کے لئے بروقت بھجوائیں۔ افتتاح کے موقعہ پر بدر اطفال کے تمغے دینے کا پروگرام ہے۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء

وقت وقت کی شریعت

جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے مولوی مودودی صاحب اسی روز سے یہ ہم چلا رہے ہیں کہ یہاں نظام اسلامی قائم ہونا چاہیئے چنانچہ آپ نے پاکستان کی حکومت کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا یا ہے اور حکومت کا تختہ الٹنے اور تخت حکومت پر اسلام کے نام سے اپنے صالحین کو براجمان کرنے کے لئے ہمیشہ تخریبی عناصر سے گٹھ جوڑ کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے نہ صرف صالحین کی جماعت اس کار خیر کے لئے کھڑا کی ہے بلکہ فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اگرچہ بعد میں آپ نے احراریوں کے خلاف بیانات دے کر خود کو بری الذمہ ٹھہرانے کی کوشش کی اور ایک بیان میں تو یہاں تک کہہ دیا کہ آپ ایک اجلاس کے فیصلوں سے اختلاف رکھتے تھے مگر مصلحت کے پیش نظر مجلس سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار نہ دیا اور گو ضمیر کہتا تھا کہ اس مجلس سے اٹھ آنا چاہیئے مگر اٹھے نہیں۔

مودودی صاحب کے اس بیان پر نوائے وقت نے لکھا تھا کہ اس قسم کا لیڈر تو کسی وقت قوم کا بیڑا غرق کر کے رکھ دے گا اس ضمن میں مودودی صاحب کا ایک نیا بیان بھی قابل غور ہے:۔

”لاہور ۱۱ اکتوبر (اپ پ) امیر جماعت اسلامی مولانا سید ابوالاعلےٰ مودودی نے چیلنج کیا ہے کہ کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ از روئے شریعت عورت کا سربراہ مملکت ہونا حرام ہے اور اس سلسلہ میں استثناد کی قطعی گنجائش نہیں۔ آپ نے کہا ہے کہ حکومت لوگوں کو مذہب کے نام پر گمراہ کر رہی ہے، آپ نے کہا کہ حکومت کی جانب سے جماعت اسلامی پر الزام عاید کیا گیا ہے کہ وہ دین میں اختراع کرنا چاہتی ہے۔ حکومت کو ایسے الزام عائد کرنے سے گریز کرنا چاہیئے کیونکہ خود انہیں اسلام اس وقت یاد آتا ہے جب ان کو اس کی آڑ لینے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مولانا مودودی نے کہا جس وقت ملک میں عائلی قوانین نافذ کئے گئے علماء اور عوام نے شدید احتجاج کیا لیکن انہوں نے اسلام کی طرف توجہ نہ دی۔ پھر جب خواتین کو وزیر مقرر کیا گیا تب بھی انہوں نے اسلام کو فراموش کئے رکھا اور اب جب اپنا معاملہ آیا ہے تو انہیں اسلام یاد آگیا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں اس سلسلہ میں حکمران جماعت کی تمام بیان بازیوں کا جواب دینا ضروری خیال نہیں کرتا تاہم یہ بات کہوں گا۔ جماعت اسلامی کی مجلس مشاورت کا فیصلہ نہایت مناسب ہے۔ مولانا نے ملکہ سبا کا حوالہ دیتے ہوئے دلیل پیش کی کہ جس وقت وہ حضرت سلیمانؑ پر ایمان لے آئیں تو حضرت سلیمانؑ کو وحی نازل نہیں ہوئی کہ عورت کو سربراہ مملکت نہیں رہنا چاہیئے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کے سربراہ مملکت ہونے میں حرج نہیں ہے۔ آپ نے کہا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ عورت کی سربراہی میں جہاد کرنا یا حج کرنا جائز نہیں۔“ (نوائے وقت ۱۲/۱۰/۶۲ صفحہ اول)

شرعی فیصلہ کیا ہے یہ کام مفتیان دین کا ہے ہم تو یہاں صرف مودودی صاحب کی اسلام کے نام پر سیاسی قلابازیوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ قارئین جانتے ہیں کہ ۱۹۵۰ء میں شاید مودودی صاحب کی انگیخت پر ۳۱ علماء نے ”اسلامی مملکت کے بنیادی اصول“ وضع کئے تھے۔ جو دوسرے اخبارات کے علاوہ مودودی صاحب کے اپنے ماہنامہ ”ترجمان القرآن“ کی جنوری، فروری ۱۹۵۱ء کی یکجا اشاعت میں بھی شائع ہوئے تھے اس پر دستخط کنندہ علماء میں سے پہلا نمبر (علامہ) سید سلیمان صاحب ندوی صدر مجلس کا اور دوسرا نام خود مودودی صاحب یعنی ”(مولانا) سید ابوالاعلےٰ صاحب مودودی امیر جماعت اسلامی پاکستان“ کا ہے۔ ان اصولوں کو رسالہ ترجمان القرآن ہی میں اس سرخی کے ماتحت شائع کیا گیا ہے:۔

”جن کو پاکستان کے ہر مکتب خیال
اور تمام اسلامی فرقوں کے مشاہیر
علماء نے متفقہ طور پر مرتب کیا ہے۔“

ان اصولوں میں سے بارھواں اصول حسب ذیل ہے:۔

”۱۲۔ رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا
ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت
اور اصابت رائے پر جمہور یا انکے
منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔“
(ترجمان القرآن جنوری فروری ۱۹۵۱ء
صفحہ ۱۸۹)

یہ وہ اصول ہیں جن کو جماعت اسلامی اور خود مودودی صاحب بار بار ملک و قوم کے سامنے بڑی تعلّی کے ساتھ پیش کرتے رہتے ہیں کہ دیکھو ہم نے بنا ہی لئے نا اصول! مندرجہ بالا اصول میں نہ صرف یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ رئیس مملکت مسلمان ”مرد“ ہونا چاہیئے بلکہ اس بات کو بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ رئیس مملکت کا انتخاب قوم کے نمائندے بھی کر سکتے ہیں۔ یعنی ان اصولوں کے مطابق رئیس مملکت کا انتخاب بالواسطہ بھی ہو سکتا ہے۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اصل بات جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ نہیں ہے کہ شرعی حکم کیا ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ جب یہ ”اسلامی مملکت کے بنیادی اصول“ وضع کئے گئے تھے اور جن پر مودودی صاحب کے دستخط دوسرے نمبر پر ہیں اس وقت ملک کے حالات آج کے حالات سے کسی طرح مختلف نہیں تھے۔ چنانچہ مودودی صاحب نے ”ترجمان القرآن“ کے اسی پرچہ میں ”منشور جماعت اسلامی برائے انتخابات پنجاب“ شائع کیا ہے اس میں کہا ہے:۔

”ان سب پر مزید یہ کہ اب جن لوگوں کے ہاتھ میں ہماری قومی زندگی کی باگیں آئی ہیں اور جن کو اس نوخیز ریاست کی تعمیر و تشکیل کے اختیارات ملے ہیں وہ اگرچہ اسلام ہی کا نام لیکر برسر اقتدار آئے ہیں اور دعوے بھی کرتے ہیں کہ ہم یہاں اسلامی نظام زندگی کو از سر نو قائم کریں گے۔ لیکن نہ تو وہ اسلام کو جانتے ہیں، نہ انکی اپنی زندگیاں اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ وہ اسلام کے طریقے پر خود عامل ہیں اور نہ ان کا اب تک کا طرز عمل یہ امید دلاتا ہے کہ ان کے ہاتھوں یہ ملک کبھی فرنگیت کے راستے سے ہٹ کر اسلام کے راستے پر چل سکے گا۔“
(ترجمان القرآن جنوری فروری ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۶۳)

علاوہ ازیں مودودی صاحب کی ایک تحریر ملاحظہ ہو:۔

”اسلام میں اگر جنگ کے موقع پر عورتوں سے مرہم پٹی کا کام لیا گیا ہے تو اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ امن کی حالت میں عورتوں کو دفتروں کارخانوں، کلبوں اور پارلیمنٹوں میں لا کھڑا کیا جائے۔ مرد کے دائرہ عمل میں آ کر عورتیں کبھی مردوں کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتیں کہ وہ ان کاموں کے لئے بنائی ہی نہیں گئی ہیں ان کاموں کے لئے جن اخلاقی اور ذہنی اوصاف کی ضرورت ہے وہ دراصل مردوں میں پیدا کئے گئے ہیں۔ عورت مصنوعی طور پر مرد بن کر کچھ تھوڑا بہت ان اوصاف کو اپنے اندر ابھارنے کی کوشش کرے بھی تو اس کا برا نقصان خود اس کو بھی ہوتا ہے اور معاشرے کو بھی۔ اس کا اپنا نقصان یہ ہے کہ وہ نہ پوری عورت رہتی ہے نہ پوری مرد بن سکتی ہے، وہ اپنے دائرۂ عمل میں جس کے لئے وہ فطرتاً پیدا کی گئی ہے ناکام رہ جاتی ہے معاشرہ اور ریاست کا نقصان یہ ہے کہ وہ اہل کارکنوں کی بجائے نا اہل کارکنوں سے کام لیتا ہے اور عورت کی آدھی زنانہ اور آدھی مردانہ خصوصیات سیاست اور معیشت کو خراب کر کے رکھ دیتی ہیں۔“
(روزنامہ ”امروز“ ۱/۳/۶۲ صفحہ ۳)

ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ ہمارے پیش نظر شرعی فیصلہ دینا نہیں ہے ہم صرف یہاں یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ایسے لوگ جن کے دل شریعت کے متعلق اس طرح ڈولتے رہتے ہیں وہ اگر نظام اسلام کے قیام کی تعلّیاں قوم کے سامنے ماریں تو اس بچاری قوم کا خدا ہی حافظ ہے اور ”نوائے وقت“ نے تو ایسے لیڈر کے متعلق صرف یہی کہا تھا کہ وہ قوم کا بیڑا غرق کر کے رکھ دیگا۔ ہمارا خیال ہے کہ ایسا لیڈر (نعوذ باللہ) اسلام کا بھی بیڑا غرق کرنے پر تلا ہوا ہے اور اگر اسلام ایسی ہی موم کی ناک ہے کہ جس طرف مودودی صاحب چاہیں موڑ لیں تو اس سے بہتر تو میکیاولی کی تصنیف prince (بادشاہ) ہے جس میں منافقت کے لئے کسی منافقت کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

بس چلا چل کسی سے بات نہ کر

حسن خونی ہے اِس سے بات نہ کر + سُرخ اپنے لہو سے ہاتھ نہ کر
تھام لے گیسوؤں کو عارض سے + روزِ روشن میں دیکھ رات نہ کر
عُشوہ و ناز کے یہ بُت دلکش + کعبۂ دل کو سومنات نہ کر
راہِ اُلفت کے کاٹنے والے + بس چلا چل کسی سے بات نہ کر

یہ کٹھن ہیں مسافتیں تنویرؔ
جی کڑا رکھ وگرنہ ساتھ نہ کر

نوٹ:۔ ”سلطان القلم“ کے زیر عنوان الفضل مورخہ ۱۲/۱۰/۶۲ میں صفحہ ۵ پر جو نظم شائع ہوئی ہے ایڈیٹر الفضل کی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ٭ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر ایم۔اے نائب وکیل التبشیر (تصنیف) ربوہ

احمدیہ جماعت کی کتابیں اتنی ایمان افروز ہیں کہ کوئی خواہ کتنا ہی عالم یا مدبر کیوں نہ ہو اس قسم کی کتابیں نہیں لکھ سکتا۔ دراصل مصنف جب عشق الٰہی کا مزہ چکھ چکا ہو تبھی ایسی عمدہ اور نفیس کتاب لکھ سکتا ہے۔

(ایک غیر احمدی مسلمان کے تاثرات)

شارجہ (Arabian Gulf) میں محترم اقبال خان صاحب بیعت کر کے حال ہی میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ بی۔ اے کرنے کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھنے پر ان کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ مذہب کی بنیادی اقدار کے متعلق تحقیق کی جائے۔ تا ان کی صداقت اور حکمت انہیں خود بھی سمجھ آ جائے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا سوال جو ان کے دل میں پیدا ہوا وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات سے متعلق تھا۔ جب انہوں نے رزق کے معاملہ میں تفاوت دیکھا تو یہ خیال گزرا کہ خدا تعالیٰ کی صفت رزاقیت کے ظہور سے کیا مراد ہے؟ کوئی امیر ہے اور ہر وقت لاکھوں کروڑوں میں کھیلتا ہے۔ کوئی غریب ہے اور غربت کا یہ عالم ہے کہ پیٹ بھر کر روٹی بھی میسر نہیں آتی ہے۔ اور ان گنت مخلوق سسک سسک کر زندگی کے دن کاٹ رہی ہے۔

یہ رزاقیت کیا ہوئی؟ اس ذہنی کشمکش سے نجات کے لئے موصوف نے سنی، شیعہ اور اہل حدیث علماء کی طرف رجوع کیا۔ مگر کسی نے التفات نہ کیا بلکہ دھتکار دیا کہ تم کالج کے لونڈے اس بات کو کیا سمجھو۔ نہ منہ پر داڑھی ہے رات رات بھر فلم دیکھتے ہو۔ تم کو عشق الٰہی میں فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مقامات کا کیا پتہ۔" ایک شیعہ مولوی صاحب نے جواب میں فرمایا۔ کہ "یہ تمہارا قصور نہیں تمہاری تعلیم نے تم کو بگاڑا ہے۔ حسینؓ کے صدقے خدا مجھے انگریزی تعلیم سے بچائے۔"

ایک تیسرے مولوی صاحب سے پوچھا کہ رزاق یا رازق کا دعوےٰ خداوند قدوس کا کہاں تک صحیح ہے۔ تو جواب ملا "جانتے ہو رزاق کا وزن کیا ہے؟" ان کو عربی گرامر تو آتی نہ تھی۔ چنانچہ ان مولوی صاحب نے بھی یہ کہکر ڈانٹ پلائی کہ "عربی گرامر تک تو آتی نہیں اور خدا کو رازق نہ سمجھ کر کفر کا گناہ مول لیتے ہو۔"

مولوی صاحبان کے اس رویے سے بیزار ہو کر عیسائیوں کی طرف رجوع کیا۔ مگر ان کے ہاں بھی خدا تعالیٰ کا تصور نہایت بودا معلوم ہوا۔ آخر انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ربوہ خط لکھا کہ "خدا کے رازق ہونے کا مجھے یقین دلائیں اور لٹریچر بھی بھیجیں"

انہیں قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تصنیف لطیف کتاب "ہمارا خدا" بھجوائی گئی۔ اور مزید سلسلہ کا لٹریچر بھی بھجوایا گیا۔ نیز لکھا گیا۔ کہ فرمان الٰہی

وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقھا

خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔

ہمارے مشاہدہ کی رو سے حقیقت ہیں۔ کائنات قسم قسم کی مخلوقات کے لئے رزق کے سامانوں سے بھری پڑی ہے اور سامان رزق کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ رہا یہ سوال کہ رزق کی تقسیم میں تفاوت ہے۔ کسی کے پاس بہت کسی کے پاس تھوڑا ہے۔ تو اس سے خدا تعالیٰ کی صفت رزاقیت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ اس نے رزق کے حصول کے لئے قانون مقرر کر دیا ہے۔ کہ ولکم ما کسبتم یعنی جو صحیح طور پر کوشش کریں گے۔ وہ اپنی سعی اور حسن تدبیر کے مطابق ہی رزق حاصل کر پائیں گے باقی ایسے لوگ جو مختلف وجوہ کی بنا پر اپنی روزی آپ پیدا کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ نے سوسائٹی یا حکومت کو مکلف کیا ہے۔ کہ وہ ان کے کھانے پینے اور ان کے مکان کا مناسب انتظام کرے۔ چنانچہ فرمایا۔

ان لک الا تجوع فیھا
ولا تعریٰ۔ وانک لا تظمؤ
فیھا ولا تضحیٰ (طٰہٰ ع)

کتاب "ہمارا خدا" کے مطالعہ کے بعد محترم اقبال صاحب نے لکھا۔

"ہمارا خدا" پڑھنے کے بعد مزید کچھ روشنی ہوئی اور حقیقت کھل گئی کہ ایسی نورانی جماعت کے بارہ میں کتنا غلط سلط پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس جماعت کے بانی یا ان کے خلیفہ یا خلیفہ کے بھائی یا ان کے جانشین وغیرہ نے جو کتابیں لکھیں وہ اتنی ایمان افروز ہیں کہ کوئی مولوی خواہ کتنا ہی عالم یا مدبر کیوں نہ ہو اس طرح کی کتاب نہیں لکھ سکتا۔ دراصل مصنف جب عشق الٰہی کا مزا چکھ چکا ہو تبھی ایسی عمدہ اور نفیس کتاب لکھ سکتا ہے۔"

انہوں نے مزید لکھا۔

"اس سے ایک نکتہ یہ بھی نکلتا ہے کہ جو آدمی گمراہ ہو (جیسے کہ غیر احمدی سمجھتے ہیں) وہ عشق الٰہی اور حب اللہ اپنے دل میں کیسے رکھ سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جب عشق الٰہی میں ڈوب کر آدمی کتاب لکھتا ہے تو گمراہ ہونے کا خیال ہی لغو ہے۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اشعار سے بھی محبت الٰہی کا پتہ چلتا ہے۔ اور میری رائے میں جب تک آدمی کو ہدایت نہیں ہوتی عشق الٰہی اس کے قریب نہیں پھٹکتا۔ اور یہ ناممکن ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے عشق میں تڑپے اور وہ اسے گمراہ کر دے اشعار یہ ہیں:۔

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے
وہی جنت وہی دارالاماں ہے
بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے
محبت کا تو اک دریا رواں ہے

آپ کی تھوڑی سی کوشش اور میری تھوڑی سی curiosity (تجسس) نے مجھے حقیقت سے ملا دیا۔ جب بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے یہ الفاظ میں نے پڑھے تو رقت طاری ہو گئی:۔

"اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح یہ خوشخبری دلوں میں بٹھا دوں۔ اور کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے علاج کروں۔ تا سننے کے لئے کان کھلیں۔"

سبحان اللہ ہر وہ شخص جو ذی شعور اور تھوڑی بہت فہم و فراست رکھتا ہے محسوس کرے گا کہ یہ الفاظ معمولی آدمی کے نہیں بلکہ یہ اس دکھی دل کی آواز ہے جو مخلوق لوگوں کی اصلاح چاہتا ہے۔

اب میرا فرض اولین ہے کہ میں اپنی عمر کو مزید ضائع نہ ہونے دوں۔ چنانچہ بیعت نامہ بھیج رہا ہوں"

محترم اقبال خان صاحب اب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کے خط سے دو باتیں ظاہر ہیں اول یہ کہ ابھی تک بعض نام نہاد "علمائے اسلام" اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکے۔ کہ نوجوانوں میں مذہبی تصورات ٹھونسے نہیں جا سکتے۔ بلکہ احسن رنگ میں ان کو اسلامی عقائد کی حکمت و فلسفہ سمجھانے کی ضرورت ہے۔ — دوسرے یہ کہ اس زمانہ میں خدا کی ہستی اور اس کی صفات کے ظہور کا سوال نہایت اہم ہے۔ اور کالج کے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیش کردہ تصور مختلف زبانوں میں پیش کرنے کی بے حد ضرورت ہے تا مغربی تصورات کے پیدا کردہ شکوک زائل ہوں اور وہ خدا تعالیٰ کو شناخت کر سکیں۔

—(۲)—

ڈاکٹر M. K. Cheema صاحب آجکل نیویارک امریکہ میں ہیں حق کے متلاشی ہیں انہوں نے اسلام کے متعلق لکھا ہے کہ

"راہ نجات یہی معلوم ہوتی ہے ورنہ باقی مذاہب موجودہ انسان کی روح کو تسکین نہیں دے سکتے۔

انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" بھجوائی گئی ہے۔ اور نجات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نظریہ پیش فرمایا ہے۔ اس کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ نجات دراصل اس مقام کا نام

ہے یہاں پہنچ کر انسان خداتعالےٰ کو شناخت کر لیتا ہے اور اپنی ساری زندگی اس کی مرضی کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ اس مقام پہ اس کا دل گناہ کی آلودگیوں گندے رجحانات اور خداتعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کے میلانات سے پاک ہو جاتا ہے اور وہ شوق سے خداتعالےٰ کی مرضی کے مطابق قدم مارتا ہے۔

رہا یہ سوال کہ خداتعالےٰ کی مرضی کیا ہے تو وہ قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں محفوظ ہے جس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں فرما کر موجودہ زمانہ کی مادہ پرستی کے زہر کا تریاق بھی مہیا فرما دیا ہے۔ حضور کی تصنیف "کشتی نوح" میں جو حصہ "تعلیم" پر مشتمل ہے اگر خلوص نیت سے انسان اس پر ہی توجہ دے تو نجات کی راہیں اس پر کھل سکتی ہیں۔ دوست دعا کریں کہ محترم چیمہ صاحب کو حق کی شناخت کی توفیق ملے۔ آپ سکھ گھرانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وقت امریکہ میں ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مُرشد اور مُرید کے تعلقات

"مرشد اور مرید کے تعلقات استاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں جیسے شاگرد استاد سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح مرید اپنے مرشد سے۔ لیکن شاگرد اگر استاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا یہی حال مرید کا ہے۔ پس اس سلسلہ میں تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے۔ طالبِ حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہیئے ورنہ شیطان لعین معاً اور طرف لگا دیگا۔ اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کیلئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔ پس سعادتمند کا فرض ہے کہ وہ طلبِ دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسان کامل دنیا میں نہیں گزرا لیکن آپ کو بھی رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا کی دعا تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہوتا جاویگا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

باہمی محبّت و اخوّت کی اہمیّت

(مکرم محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری مربی سلسلہ مقیم ایبٹ آباد)

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

انما المومنون اخوۃٌ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔ (حجرات ع ۱)

یعنی مومن بھائی بھائی ہوتے ہیں پس اپنے بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آیت میں مومنوں کی جماعت کی ترقی کا یہ بنیادی اصول بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ وہ ایک دوسرے کے بھائی ہوتے ہیں اس لئے انہیں ایک دوسرے سے بھائیوں کا سا ہی سلوک کرنا چاہیئے اور اگر ان میں کسی طرح کا اختلاف یا تنازعہ پیدا ہو جائے تو فرمایا کہ ان میں آپس میں صلح کراؤ۔ اور آپس میں صلح کرانے کے سلسلے میں تقویٰ یعنی خدا خوفی پیشِ نظر رہے۔ اگر ایسا ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی۔

صلح کے معاملات میں تقویٰ پیشِ نظر رہے

یہ حقیقت ہے کہ جب صلح کرانے کے معاملات میں خدا یا آخرت کا خوف پیش نظر ہو تو کبھی شدید گی بڑھ نہیں سکتی۔ کیونکہ جب انسان کو یہ خوف ہو کہ نہ معلوم کب مر جانا ہے اور خدا کے حضور پیش ہو کر اپنے اعمال کا جواب دینا ہے تو کبھی کشیدگی بات زیادہ بڑھ نہیں سکتی بلکہ اگر موت کا یقین رہے تو کوئی جھگڑا پیدا ہی نہیں ہو سکتا اگر پیدا ہو بھی جائے تو جلد ختم ہو سکتا ہے۔ موت تو یقینی امر ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ آیا ہم ایک سیکنڈ یا منٹ کے بعد بھی زندہ ہوں گے یا نہیں۔ آجکل پہلے زمانوں کی نسبت ناگہانی اور اتفاقی موتوں کی کثرت ہو گئی ہے بیٹھے بیٹھے حرکت قلب بند ہو جاتی ہے۔ دفتر میں کرسیوں پر بیٹھے حرکتِ قلب بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ ایک شخص رات کو سوتا ہے صبح مُردہ پایا جاتا ہے۔ اس طرح کی اچانک موتیں اکثر واقع ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر جب مرض الموت کی بیماری آتی ہے تو انسان اپنے بھائیوں سے گناہ بخشواتا ہے تاکہ وہ جب اللہ کے سامنے پیش ہو تو اس کا حساب صاف ہو۔ کسی بھائی کی ناراضگی اس کے پیچھے نہ ہو مگر اچانک موتوں کی صورت میں جن کی آجکل کثرت ہو گئی ہے یہ موقع بھی انسان نہیں پا سکتا۔ پس مومن وہ ہے جو ہر وقت موت کو سامنے رکھے اور ہر وقت ہی اپنے بھائیوں سے معافیاں مانگتا رہے اور ان کو معاف کرتا رہے۔ کیونکہ نہ معلوم کس وقت موت آ جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ کی ہدایات پر عمل کیا جائے تو مومنوں کی جماعت میں کسی طرح کا کوئی فساد پیدا نہیں ہو سکتا۔ کینہ، بغض، حسد اور قطع تعلق کی بیماریاں پیدا ہی نہیں ہو سکتیں اس آیت میں خاص طور پر یہ ہدایت کی گئی ہے کہ مومن آپس میں بھائی ہیں اس لئے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ یہ اس لئے کہ خدا اپنے بندوں کی کمزوریوں کو جانتا تھا کہ ان میں حسد۔ بغض اور کینے پیدا ہوں گے۔ اور یہی امور دنیا میں فتنوں، سازشوں، لڑائیوں اور ہر قسم کے فسادوں اور بدامنیوں کی جڑ ہیں۔ اس لئے مومنین کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے ان سے سختی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ مومنین کی جماعت دوسری دنیوی جماعتوں سے ممتاز ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر دوسری دنیوی جماعتوں اور مذہبی جماعتوں میں کس طرح امتیاز قائم ہو سکتا ہے۔ سو مذہبی جماعتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے اخلاقی معیار پر قائم ہوں کہ ان میں اور دوسروں میں ایک امتیاز پیدا ہو جائے اور دوسرے لوگ وہ فرق محسوس کریں جو خدا کے مامورین دنیا میں آکر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

قطع تعلق کی ممانعت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تقاطعوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانًا ولا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث (متفق علیہ)

یعنی آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کی طرف پشت نہ کرو اور تم خدا کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ بغض یہ ہے کہ انسان اپنے بھائی سے دشمنی رکھے اور اسی سے فتنے اٹھتے ہیں جب ایک شخص اپنے کسی ...

- - - - - - - - - - - -

مجھے رحمتیں عطا کیں ترے دردِ لا دوا نے

تری ذات کو نہ جانا مرے فکرِ نارسا نے
تو یہ راز کھول ڈالا ترے حرف برملا نے

کوئی فلسفی نہ سمجھا مرے وارداتِ دل کو
مجھے رحمتیں عطا کیں ترے دردِ لا دوا نے

کہوں کس سے یہ حقیقت کہ اِرم بنا دیا ہے
مری سرزمینِ دل کو ترے حُسنِ دلربا نے!

ترے ناز نے بکھیرے سرِ آسماں ستارے
سرِ خاک پھول مارے تری شوخیٔ ادا نے!

تری کائنات کا غم مرے سوزِ آہ میں ہے
مرے دل کو وسعتیں دیں ترے دردِ دلکشا نے!

ہوا باریاب آخر مرا سجدۂ محبّت
یہ دیا پیامِ رنگیں مجھے صبحدم صبا نے!!

سعید احمد اعجاز

بھائی سے دشمنی رکھے گا تو اس کے خلاف ہر سازش بدگوئی غیبت۔ نکتہ چینی کرنے پر تیار رہے گا اور اس بغض کے نتیجہ میں دنیا میں فساد اور خونریزیاں ہوتی چلی آئی ہیں بعض دفعہ نفسانی جوشوں کی وجہ سے انسان میں غصہ یا رنج پیدا ہوتا ہے مگر اس پر کنٹرول کرنا چاہیئے اور پھر کسی دشمنی یا ناراضگی کو دل میں نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ عفو و درگذر سے کام لینا چاہیئے۔

حسد یہ ہے کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کے انعام یا اعزاز کے متعلق یہ خواہش کرے کہ یہ اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے اسکی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ یہ خدا سے لڑائی کے مترادف ہے کہ اسنے کیوں وہ انعام یا اعزاز اس شخص کو دیا ہاں اگر انسان یہ خواہش کرے کہ جس طرح میرے بھائی کو انعام و اعزاز ملا ہے مجھے بھی اسی طرح مل جائے اس طرح کی خواہش کرنا یا خدا سے ایسی دعا کرنا درست ہے مگر یہ کہنا کہ اس سے انعام و اعزاز چھن کر مجھے مل جائے منع ہے اور اسی لئے فرمایا لاتحاسدوا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ لوگ حسد کو معمولی خیال کرتے ہیں حالانکہ اپنے بھائی سے حسد رکھنا سخت مذموم بلکہ نیکیوں کو ضائع کرنیوالا امر ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ایاکم والحسد فان الحسد
یأکل الحسنات کما تأکل
النار الحطب او قال العُشب
(ابوداؤد)

یعنی حسد سے بچو! کیونکہ یاد رکھو حسد نیکیوں کو اسی طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے یا جس طرح آگ گھاس کو کھا جاتی ہے اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حسد نیکیوں کو اسی طرح جلا ڈالتا ہے جس طرح آگ لکڑی یا بھوسے کو جلاتی ہے اور قرآن شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض نیکیاں برائیوں کو مٹاتی ہیں اور اسیطرح بعض برائیاں نیکیوں کو مٹاتی ہیں۔ حسد بھی اُن بُرائیوں میں سے ہے جن سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ایک اور مقام پر صدقات کے ضائع ہونیکے بارے میں فرمایا لاتبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی کہ اپنے صدقات کو احسان اور ایذاء سے باطل نہ کرو۔ پس حسد کو معمولی چیز خیال نہ کریں حسد سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

حسد اُن برائیوں میں سے ہے جن سے بعض نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حسد ہی کی وجہ سے ابلیس نے حضرت آدمؑ کو ماننے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ اسکی خواہش تھی کہ خلافت مجھے ملے مگر جب آدمؑ کو خلافت ملی تو حسد کی وجہ سے ہی اسنے تکبر کیا اور سجدہ سے انکار کر دیا۔

پھر قرآن مجید کی آخری سورۃ یعنی سورۃ الفلق میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ ومن شر حاسدٍ اذا حسد کہ اے اللہ! مجھے حاسد کے حسد کے شر سے اپنی پناہ میں رکھ! اس سے حسد کی مذمت واضح ہے اسی لئے فرمایا لاتحاسدوا! کہ آپس میں حسد نہ کرو۔

تقاطع یہ ہے کہ ایک بھائی دوسرے بھائی سے قطع تعلق کرے اور تدابُر یہ ہے کہ اُسے پس پشت ڈالے یعنی اس سے لاپرواہی برتے۔ ان سب چیزوں سے مومنین کو منع کیا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے کوئی ناراض نہ رہے یعنی اس سے قطع تعلق نہ کرے۔

سلام کی ابتداء کرنیوالا بہتر شخص ہے

ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ
فوق ثلث لیالٍ یلتقیان فیعرض
ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی
یبدء بالسلام (متفق علیہ)

یعنی کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے رکھے کہ جب ملیں تو یہ ایک طرف منہ پھیر لے اور وہ دوسری طرف منہ پھیرلے اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کی ابتداء کرے۔

ایک اور روایت حضرت ابوہریرہؓ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا یحل لمؤمن ان یھجر مؤمناً
فوق ثلث فان مرّت بہ ثلث
فلقیہ فلیسلّم علیہ فان رد
علیہ السلام فقد اشترکا فی
الاجر وان لم یرد علیہ فقد
باء بالاثم وخرج المسلّم من الھجرۃ
(ابوداؤد)

یعنی کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مومن کو چھوڑے رکھے پس جب تین دن گذر جائیں اور وہ اس سے ملے تو چاہیئے کہ وہ اسے سلام کرے۔ اگر اسنے سلام کا جواب دیا تو دونوں اجر میں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو اس پر گناہ ہے اور سلام کرنیوالا ہجرت (یعنی قطع تعلق کے گناہ) سے نکل گیا۔

قطع تعلق کی وجہ سے بندہ خدا کی بخشش سے محروم ہے

جب مومن اپنے بھائی سے قطع تعلق کرتا ہے اور ایک دوسرے سے وہ ناراض رہتے ہیں تو اللہ کی بخشش سے محروم رہتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تعرض الاعمال فی کل اثنین
وخمیسٍ فیغفر اللہ لکل امرئٍ
لا یشرک باللہ شیئاً الا امرءً
کانت بینہ وبین اخیہ
شحناء فیقول اترکوا ھذین حتی
یصطلحا۔ (مسلم)

یعنی ہر سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر مومن کو بخش دیتا ہے جس نے خدا کا شریک نہ ٹھہرایا ہو سوائے اس شخص کے کہ اسکے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی کینہ ہے۔ انکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ جن دو مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کی ناراضگی۔ بغض یا کینہ ہے انکی بخشش نہیں ہوتی اور خدا کی بخشش سے دونوں محروم رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ صلح کر لیں۔ لوگ پایۂ دوستی سے قطع تعلق اور باہمی بغض و کینہ یا ناراضگی کو معمولی چیز سمجھتے ہیں۔ ان تصریحات سے باہمی صلح و محبت کی اہمیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ گویا نماز و روزہ کرنے کے باوجود ایک دوسرے سے سرد مہری برتنے والے جب تک آپس میں صلح نہیں کرتے اللہ کی بخشش سے محروم ہیں۔ پس ہر ایک اپنا محاسبہ کرے اور دیکھے کہ کیا اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی ناراضگی تو نہیں اگر ناراضگی ہو تو فوری طور پر صلح کر لیں اور معافی مانگیں تاکہ خدا کی بخشش سے محروم نہ رہیں۔

بھائی سے قطع تعلق کی حالت میں مرنیوالا

یہی نہیں کہ اپنے بھائی سے قطع تعلق کرنیوالا خدا کی بخشش سے محروم رہتا ہے بلکہ اگر اس حالت میں مر جائے تو دوزخ میں داخل ہوگا۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

لا یحل لمسلمٍ ان یھجر اخاہ
فوق ثلث فمن ھجر اخاہ فوق ثلثٍ
فمات دخل النار۔
(ابوداؤد علی شرط البخاری ومسلم)

یعنی کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ پس جس شخص نے اپنے بھائی کو تین دن سے اوپر چھوڑے رکھا اور اس حالت میں مر گیا تو وہ آگ میں داخل ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے:۔

”باہم بخل، کینہ، حسد اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعتِ باری عزّ اسمہٗ اور دوسری ہمدردی اپنے بھائی اور اپنے بنی نوع کی“

(ازالہ اوہام ص۳۳۹)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے حواریوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا ہی پیاری بات بیان کی۔ فرمایا:۔

”جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو اس کو احمق کہے گا وہ آتش جہنم کا سزاوار ہوگا۔ پس اگر تو قربان گاہ پر اپنی نذر گزرانتا ہو اور وہاں تجھے یاد آوے کہ میرے بھائی کو مجھ سے کچھ شکایت ہے تو وہیں قربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر تب آکر اپنی نذر گزران۔ جب تک تو اپنے مدعی کے ساتھ راہ میں ہے اس سے جلد صلح کر لے کہیں ایسا نہ ہو کہ مدعی تجھے منصف کے حوالہ کر دے اور منصف تجھے سپاہی کے حوالہ کر دے اور تو قید خانہ میں ڈالا جائے۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تو کوڑی کوڑی ادا نہ کر دے گا وہاں سے ہرگز نہ چھوٹے گا“ (متی باب ۵ آیت ۲۲ تا ۲۶)

خدا کے پیغمبر گو مختلف زمانوں میں آتے اور مختلف مواقع پر مختلف الفاظ میں خدا کی ہدایات پیش کرتے ہیں مگر انکی تعلیمات ایک ہی ہوتی ہیں۔ اب دیکھئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی وہی بات کہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ خدا کی بخشش نہیں ہوتی جب تک دو بھائی آپس میں صلح نہ کر لیں نیز فرمایا کہ اگر ناراضگی کی حالت میں بغیر صلح کئے کوئی مر جائے تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔ یہی بات حضرت عیسےٰؑ نے فرمائی کہ اپنی قربانی قربانگاہ میں ہی چھوڑ دو پہلے اپنے بھائی سے صلح کر لو! اور پھر آکر اپنی نذر گزران۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ اگر دو بھائیوں میں صلح نہیں تو انکی قربانی بھی قبول نہیں ہوتی جبتک کہ وہ دونوں صلح نہ کر لیں۔ ان ہدایات کا مآل ایک ہی ہے کہ صلح کے بغیر خدا راضی نہیں اور نہ عبادات قبول ہوتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا ارشاد ہمیشہ ہمارے سامنے رہنا چاہیئے کہ ”مومن آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں پس اپنے بھائیوں میں صلح کراؤ اور خدا کا خوف پیش نظر رکھو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

یہ جو فرمایا تا کہ تم پر رحم کیا جائے اسکے یہ معنی ہیں کہ اگر تم اپنے بھائیوں میں صلح نہ کراؤ گے یا اگر دو بھائی صلح نہ کریں گے تو پھر تم پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ گویا جس جماعت میں ناراضگیاں ہوں ان پر خدا کی رحمت و شفقت اور اسکی برکتیں نازل نہیں ہوتیں جبتک وہ ناراضگیاں دور نہ ہوں اور جب خدا کی رحمتیں اور برکتیں بند ہو جائیں تو یہ خدا کے غضب کی دلیل ہے گویا خدا ان لوگوں پر ناراض ہے جو آپس میں صلح و محبت سے نہیں رہتے۔

مومنوں کا کام تو یہ ہے کہ آپس میں میل ملاپ رکھیں اور انکے درمیان ایسی صلح و محبت اور ہمدردی ہو کہ دوسرے دیکھ کر سبق حاصل کریں پس ان کا نمونہ اختیار کرو جن کے بارے میں فرمایا اشداء علی الکفار رحماء بینھم کہ وہ کافروں پر شدید اور آپس میں رحیم و کریم اور شفیق تھے۔ وہ ایک دوسرے سے شفقت کرتے تھے دوسرے کی مصیبتوں کو اپنی مصیبتیں سمجھتے تھے۔ اپنی مصیبتوں کو بھلا دیتے تھے دوسروں کی مصیبتوں کی فکر کرتے تھے پس ہماری جماعت کا ہر دوست اپنے آپ کو اس تعلیم کے مطابق بنائے جو قرآن مجید نے پیش کی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کی ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں آکر دنیا میں پیش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ سالانہ بابت سال ۶۴-۱۹۶۳ء جماعت احمدیہ راولپنڈی

مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی نے سالانہ رپورٹ کارگزاری بابت سال ۶۴-۱۹۶۳ء درد بھجوائی ہے جس کا مخلص دوسری جماعتوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

(۱) ضلع راولپنڈی میں بارہ جماعتیں ہیں۔ ان جماعتوں کی تربیت اور نگرانی کی غرض سے اوّل بذریعہ خط و کتابت رابطہ رکھا جاتا ہے۔ مرکز اور ضلعوار نظام کے ماتحت ضروری ہدایات ان کو بھجوائی جاتی ہیں۔ مقامی عہدیداران کو بعض وقت انفرادی طور پر اور بعض اوقات اجتماعی طور پر مل کر کام کے لئے ہدایات دی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس تسلسل میں تقریباً ۲۶۰ چٹھیاں مختلف جماعتوں کو لکھی گئیں اور چھ سرکلر جاری کئے گئے۔ جن میں چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی۔ تنظیم۔ سلسلہ کی مضبوطی۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت۔ نیز تحریک جدید اور وقف جدید میں شمولیت کے لئے تحریکات تھیں۔

(۲) __عہدہ داران ضلع کا سالانہ اجتماع__:۔ ۲۹ر فروری و یکم مارچ کو ہوا۔ مکرم ناظر صاحب بیت المال نے بھی اس میں شمولیت فرمائی۔ ضلع کی جماعتوں کے دوست تشریف لائے۔ مجموعی طور پر بہت اچھا اثر ہوا۔

(۳) __دورہ جات__:۔ تربیتی نقطہ نگاہ سے مرکزی عہدیداران اور مربیان کرام کے دورہ جات کی مساعی کا سال گذشتہ کی نسبت سال رواں میں اچھا اثر رہا۔ چنانچہ ضلع بھر کی جماعتوں میں سال رواں میں ۶۳ دورے کئے گئے۔

(۴) __مقامی جماعت__:۔ راولپنڈی کے تیرہ حلقہ جات ہیں۔ ان میں حسب ضرورت وقتاً فوقتاً دورے کئے جاتے رہے۔ تربیتی دورے ان کے علاوہ ہیں۔

(۵) __جماعتی اجلاس__:۔ ۲۹ر فروری اور یکم مارچ ۱۹۶۴ء کو مسجد نور میں جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ تربیتی امور کے علاوہ جماعتی تنظیم اور جماعتی کاموں کی طرف توجہ دلائی گئی۔

(۶) __تربیتی کلاس__:۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے زیر انتظام ۱۰ تا ۱۶ جولائی تربیتی کلاس جاری کی اور ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی نے دو روزہ ریفریشر کورس کا انعقاد کیا جس کا اچھا اثر رہا۔

(۷) __چندہ جات__:۔ چندہ جات کی وصولی میں اگرچہ سال گذشتہ کی نسبت بعض جماعتوں نے امسال بہت کچھ ترقی کی ہے۔ مگر بحیثیت مجموعی تسلی بخش نہیں۔ تاہم کھوڑہ۔ پنڈ بیگوال اور محودہ نے بجٹ سو فی صدی ادا کر دیئے ہیں۔ سال گذشتہ میں اس (مقامی) جماعت کے لازمی چندوں کی وصولی چون ہزار (۵۴،۰۰۰/۰۰) اور سال رواں ۶۴-۶۳ میں ۷۲،۰۰۰/- تک پہنچ چکی ہے۔ گویا ۱۸،۰۰۰/- کا اضافہ ہوا۔ الحمد للہ

(۸) __نماز باجماعت__:۔ ضلع بھر کی جماعتوں میں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ لیکن حاضری سو فیصدی ہونے کا اطمینان ابھی تک نہیں۔ اکثر جماعتوں میں نماز کے بعد درس کا بھی انتظام ہے۔

(۹) __لائبریریاں__:۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی میں مقامی طور پر ایک وسیع لائبریری ہے۔ اس کے علاوہ مقامی طور پر حلقہ جات میں بھی چھوٹی چھوٹی لائبریریوں کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور دیگر تبلیغی لٹریچر کے سیٹ (مکمل) حلقہ جات کے افراد کے فائدہ اٹھانے اور زیر تبلیغ افراد کو کتب مہیا کرنے کی غرض سے موجود ہیں۔ نیز واہ کینٹ۔ گوجرخان اور مری میں لائبریریاں قائم ہیں۔

(۱۰) __تعلیم بالغاں__:۔ سوائے قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کے کوئی اور کوشش نہیں کی جا سکی۔ البتہ مختلف جماعتوں میں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کے انتظامات کی تحریک کی گئی۔

(۱۱) __مری میں اصلاح وارشاد اور اشاعت لٹریچر کے متعلق غور و فکر__:۔ ۱۷ر اگست تا ۲۷ر اگست ۱۹۶۳ء مری میں امراء اضلاع کے قیام کے دوران میں مری اور مضافات میں اصلاح وارشاد اور اشاعت لٹریچر کے لئے غور و فکر کیا گیا۔

(۱۲) __ایک اہم سیمینار__:۔ ۲۶-۲۷ر ستمبر کو ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس میں ۴ پُر مغز مقالہ جات پڑھے گئے۔ اور جماعت کی ہمہ جہتی ترقی کے متعلق تجاویز پر غور کیا گیا۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/۶۴ اکو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام بشیر احمد رکھا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(رشید احمد۔ رنن باغ لاہور)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

سالانہ اجتماع کے موقع پر خدّام کے امتحانات

خدام کے ذہنی۔ دینی اور علمی معیار کو بلند کرنے کے لئے یہ دستور رہا ہے کہ ہر سالانہ اجتماع کے موقع پر عام دینی معلومات اور ذہانت کا ایک ایک پرچہ ہوا کرتا ہے۔ جو ہر خادم کے لئے لازمی ہوتا ہے۔ تا خدام اپنی ذہنی اور دینی معلومات کے سلسلہ میں معیار سے آگاہ ہو سکیں اور بعد میں نقائص کو دور کرنے اور کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنی اپنی کوششوں کو بروئے کار لا سکیں۔

گذشتہ سال سے قرآن کریم کا پرچہ بھی شروع کیا گیا ہے۔ گو دیہاتی مجالس کے مدنظر اس کا معیار نسبتاً آسان تھا لیکن مجموعی لحاظ سے نتیجہ بہت خوشکن تھا۔

امسال بھی حسب سابق انشاء اللہ العزیز۔ قرآن کریم۔ عام دینی معلومات اور ذہانت کے پرچے ہوں گے۔ تمام وہ خدام جو اس اجتماع میں شریک ہو رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ان امتحانات میں ضرور شریک ہوں اور اپنے پرچوں میں اپنا اور مجلس کا نام اور اپنی تعلیم ضرور لکھیں تا ان امتحانات سے مفید نتائج اخذ کر کے بہتر رنگ میں فائدہ اٹھایا جا سکے اور خدام کے ذہنی۔ دینی اور علمی معیار کو بلند کرنے کے لئے مناسب اور مؤثر اقدامات کئے جا سکیں۔

گذشتہ اجتماع کے موقع پر امتحانات کا اجمالی جائزہ پیش خدمت ہے۔ تا قائدین کرام ان نتائج کو اور بہتر بنانے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کر سکیں۔

نمبر شمار	پرچہ	تعداد شمولیت	پاس ہونیوالے	فیل ہونیوالے	نتیجہ فی صد
۱	قرآن کریم	۵۰۹	۴۸۶	۲۳	۹۵٫۴
۲	عام دینی معلومات	۶۲۷	۵۵۵	۷۲	۸۸٫۵
۳	ذہانت	۵۷۴	۳۴۳	۲۳۱	۵۹٫۹

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

اکتوبر ہمارے رواں مالی سال کا آخری مہینہ ہے۔ ابھی تک بہت سی مجالس کے ذمہ اُن کے سال رواں کے بجٹوں میں سے کافی رقوم بقایا ہیں۔ تمام مجالس سے التماس ہے۔ کہ جو رقوم اُن کے ذمہ بقایا ہیں۔ ان کی وصولی کے لئے خاص کوشش کریں اور جمع کردہ رقوم ۲۰ر اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ یا جن مجالس کے نمائندگان سالانہ اجتماع پر تشریف لا رہے ہیں ان کے ہاتھ بھجوا دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تشحیذ نصف قیمت پر

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت کے سلسلے میں ۲۵۰ اطفال کے نام رعایتی قیمت پر رسالہ جاری کروا دے گا بشرطیکہ وہ قائد مجلس کی سفارش کے ہمراہ نصف قیمت مبلغ ڈھائی روپے (۲/۵۰) سالانہ اجتماع تک بھجوا دیں۔

(۱) قائد صاحب صرف ایسے اطفال کی سفارش کریں۔ جو خود پوری قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔

(۲) نیز سفارش کرنے سے پہلے وہ اپنے کل اطفال کی فہرست تجنید (نام طفل۔ ولدیت۔ عمر۔ کلاس) مکمل کر کے شعبہ ہذا کو بھجوائیں۔

(۳) نیز ضروری ہے کہ ان کے کل اطفال میں سے ۱/۴ حصہ تشحیذ کے خریدار پہلے سے ہی ہوں۔ یہ شرائط پوری کرنے والی مجلس کے ۱/۴ حصہ اطفال اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

٭ اہلیہ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج مشن سیرالیون مشرقی افریقہ بائیس اکتوبر کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہی ہیں۔ ٭ ملک سونا صاحب خانصاحب کے بچہ کے مقدمہ کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے۔ ٭ ڈاکٹر مومن حسن صاحب ملک ریلوے ہسپتال لاہور کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے "عارضہ قلب" بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

انصار اللہ کا مرکزی اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ ماسکو ۔ ۱۳ر اکتوبر ۔ روس نے کل ایک فضائی جہاز جس میں تین افراد سوار تھے زمین کے گرد مدار پر چھوڑا۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے بتایا ہے کہ جہاز میں ایک پائلٹ ایک سائنس دان اور ایک ڈاکٹر سوار ہیں۔ پائلٹ جس کا نام کرنل ولادیمیر کماروف ہے جہاز کو چلا رہا ہے۔

ماسکو میں غیر ملکی نامہ نگاروں نے کل اطلاع دی تھی کہ روس پیر کو ایک اور فضائی تجربہ کرے گا جو دنیا کو حیران کر دے گا اور اس سے روس کی سائنسی ترقیوں کا ثبوت ملے گا، ماسکو ریڈیو نے جہاز کی پرواز کی اطلاع تقریباً ایک گھنٹہ بعد دی اور اس وقت خلائی جہاز مدار پر ایک چکر لگا چکا تھا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ روس نے ایک سے زیادہ آدمیوں کو خلاء میں بھیجا ہے اس کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ خلائی پرواز کے دوران مسافروں کو ایک دوسرے سے تعاون کرنے میں کیا کیا دقتیں پیش آ سکتی ہیں اور ان کی حیاتیاتی صلاحیتوں پر خلائی پرواز کا کیا اثر ہوتا ہے۔ مدار پر پہنچنے کے بعد خلائی جہاز سے مسٹر خروشیف کو جو پیغام موصول ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ جہاز کے تینوں مسافر معمول کے مطابق محسوس کر رہے ہیں اور خلاء میں ان کا سفر نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

خیال ہے کہ روسی جہاز ایک ہفتے زمین کے گرد چکر لگائے گا جہاز کا نام واشکود ہے جس کے معنے ہیں طلوع دوسرے مسافروں کے نام یہ ہیں کونستنتائن فیکوتستوف اور ڈاکٹر بورس لیگراف کل ماسکو میں ٹیلی ویژن پر پہلی بار خلائی جہاز میں سوار افراد کی تصویریں دکھائی گئیں، اس تصویر میں انہیں زمین کے کنٹرول اسٹیشن سے بات چیت کرتے دکھایا گیا ہے۔

★ ٹوکیو ۱۳ر اپریل۔ پاکستان نے کینیا کو ۲ گول کے مقابلے میں ۵ گول سے ہرا کر اولمپک ہاکی کا دوسرا میچ بھی جیت لیا البتہ ہندوستان جرمن ٹیم کو شکست نہ دے سکا اور دونوں طرف سے ایک ایک گول کئے جانے کی بنا پر ان کا میچ برابر رہا۔

پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے پاکستانی ٹیم کی کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہماری ٹیم کے کھلاڑیوں نے انفرادی اور اجتماعی طور پر جس اچھے اور اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا وہ واقعی قابل تعریف ہے انہوں نے بتایا کہ وقفہ کے بعد ہماری ٹیم کا کھیل انتہائی شاندار رہا اور میں اپنے کھلاڑیوں کے دم خم دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔

★ کراچی ۱۳ر اکتوبر۔ کل جماعتی کشمیر کمیٹی کراچی نے صدر ایوب اور وزیر اعظم ہند کی ملاقات کا خیر مقدم کیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ اس سے پاک و ہند دوستی کے نئے دور کا آغاز ہوگا اور حق خود ارادی کے بنیادی حق کی بنیاد پر مسئلہ کشمیر کا باعزت حل نکل آئے گا۔

کمیٹی کی طرف سے بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کو جو یادداشت بھیجی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات کی خرابی کی وجہ صرف مسئلہ کشمیر ہے۔

★ سیالکوٹ ۔ ۱۳ر اکتوبر۔ جموں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق غلام صادق حکومت کے خلاف زبردست مظاہرے ہو رہے ہیں مشتعل مظاہرین نے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی پندرہ بسوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے حالات پر قابو پانے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے شہر میں مکمل ہڑتال ہے اور بازاروں میں فوج اور پولیس گشت کر رہی ہے اہم ناکوں پر بھاری فوجی جمعیت متعین کر دی گئی ہے دریں اثنا صادق حکومت نے نام نہاد اسمبلی میں بخشی غلام محمد کے حامیوں کو خوف زدہ کرنے کی مہم شروع کر دی ہے۔

★ لائل پور ۱۳ر اکتوبر۔ صدر ایوب خان ۱۶ر اکتوبر کراچی سے یہاں پہنچیں گے، اسی روز شام تین بجے وہ جلسہ عام سے خطاب کریں گے اور رات کو راولپنڈی واپس چلے جائیں گے صدر مملکت کے استقبال کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ یہ بات یہاں ڈپٹی کمشنر نے اپنی پریس کانفرنس میں بتائی۔

★ کراچی ۱۳ر اکتوبر۔ صدر ایوب خان نے بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری کے اعزاز میں جو ظہرانہ دیا اس کے لئے خاص طور پر مختلف سبزیوں سے کھانے تیار کئے گئے تھے، کھانے میں مٹر پلاؤ۔ گوبھی کا قورمہ۔ دال بھجیا شامل ہیں۔ لنچ کے بعد کافی سے ہندوستانی مہمان کی تواضع کی گئی۔

★ کراچی ۱۳ر اکتوبر۔ معتبر ذرائع کے مطابق چیکوسلواکیہ پاکستان کو سیمنٹ اور چینی کے کارخانوں کے لئے پونے پانچ کروڑ روپے کا قرضہ دے گا۔ اس سلسلہ میں گفت و شنید کے لئے چیکوسلواکیہ کے نائب وزیر تجارت اگلے ہفتے یہاں آ رہے ہیں۔

★ لاہور ۱۳۔ صوبائی مسلم لیگ کے ایک اعلان کے مطابق ۲۷ر اکتوبر کو یوم پاکستان کے موقع پر باغ بیرون موچی دروازہ میں ایک جلسہ عام ہوگا صدر ایوب خان اس جلسے سے خطاب کریں گے۔

★ ہانگ کانگ ۱۲۔ اکتوبر۔ مسٹر خروشیف کے بیانات کی دوسری جلد کل پیکنگ میں شائع کر دی گئی۔ اس کے وضاحتی نوٹ میں روسی وزیر اعظم کو بڑا سازشی، مفاد پرست اور دوہری چالیں چلنے والے مکار کے نام سے موسوم کیا گیا ہے وضاحتی نوٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ خروشیف موجودہ دور میں بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے بنیادی اصولوں سے انحراف کرنے والا سب سے بڑا شخص ہے نئی جلد میں روسی لیڈر کے وہ تمام بیانات شامل ہیں جو ۴۲ء سے ستمبر ۵۳ء تک جاری کئے گئے تھے پہلی جلد میں ۱۹۳۲ء سے ۱۹۴۱ء تک کے بیانات شامل تھے۔

★ لیورپول ۱۳ر اکتوبر۔ لیبر پارٹی کے لیڈر ہیرلڈ ولسن نے کہا ہے کہ چین کو اقوام متحدہ میں شامل کیا جانا چاہئے اور برطانیہ کو پیکنگ میں اپنا سفیر مقرر کرنا چاہئے مسٹر ولسن نے جن کی جماعت برسر اقتدار کنزرویٹو پارٹی سے جمعرات کو ہونے والے انتخابات کے لئے زبردست مقابلہ کر رہی ہے نامہ نگاروں سے گفتگو میں کہا کہ تائیوان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے تحت خاص گفت و شنید کرنی ہوگی کیونکہ یہ ایک پیچیدہ اور اہم مسئلہ ہے۔

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

امید ہے کہ اطفال اپنے سالانہ اجتماع جو ربوہ میں ۲۳۔۲۴۔۲۵ر اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے میں شامل ہونے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔

۱۔ ناظمین اطفال علمی اور ورزشی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے اپنی ٹیموں کو تیار کریں۔
۲۔ اطفال اپنے ہمراہ بستر کے علاوہ کھانے کے لئے پلیٹ اور گلاس ضرور لائیں۔
۳۔ ناظمین اطفال ہر دس اطفال کے لئے ایک بالٹی بھی ضرور لائیں۔

نوٹ ۔ ناظمین اطلاع دیں کہ ان کی مجالس کے اندازاً کتنے اطفال شامل ہوں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال کے پرچے

۱۸ر ستمبر کو شعبہ اطفال کے زیر انتظام ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال اور بدر اطفال کے امتحانات ہوئے تھے ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے جوابی پرچے موصول ہوئے۔ تمام مجالس جلد از جلد پرچے روانہ فرمائیں۔ ورنہ آپ کے پرچے نتیجہ میں شامل نہ ہو سکیں گے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

۱۔ مکرم مرزا اشرف احمد صاحب ولد مرزا نبی بخش صاحب قوم مغل وصیت نمبر ۱۲۲۹۶ نے یکم مئی ۱۹۴۹ء کو بمقام جھنڈانوالی ضلع گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی۔ کچھ عرصہ بمقام چاکانوالی خادم متصل اسٹیشن گاجر گولہ گوجرانوالہ میں بطور بیلدار کام کرتے رہے

۲۔ مکرم آغا احسان اللہ صاحب ولد ابراہیم خاں صاحب قوم افغان پیدائشی احمدی وصیت نمبر ۱۲۲۲۶ نے حیدر آباد سندھ سے ۱۱ر جون ۱۹۴۸ء کو بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی تھی۔ موصی موصوف کچھ عرصہ دہلی میں رہے۔ پھر کراچی میں رہتے رہے۔ اگر کسی صاحب کو ان دونوں صاحبان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ کتاب معاوضہ

233262
CHOT-CB-1261

کتاب معاوضہ نمبری مجریہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب چنیوٹ بحق غلام مرتضیٰ ولد چوہدری محمد دین صاحب ڈپٹی سیٹلمنٹ آفس گجرات میں گم ہو گئی ہے، جس کی اطلاع محکمہ پولیس کو دے دی گئی ہے۔ اس کا استعمال ناجائز ہوگا۔ جس کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیویں۔

غلام مرتضیٰ بیرسٹر ایٹ لاء
محلہ دار الصدر ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

کنری کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم ماسٹر فضل دین صاحب طارق
کنری
سے حاصل کریں۔
(مینیجر)

خاندانی طور پر اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرو

عہد کرو کہ تم اپنی اولاد در اولاد کو وقف کرتے چلے جاؤ گے

دنیا میں اسلام کی سربلندی کی خاطر احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ کی پُرزور تلقین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے قریباً ۹ سال قبل احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ دنیا میں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے صرف یہی کافی نہیں ہے کہ افراد اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کریں بلکہ ضروری ہے کہ خاندانی طور پر زندگیاں وقف کی جائیں۔ یعنی یہ عہد کیا جائے کہ ہم اپنی اولاد در اولاد کو وقف کرتے چلے جائیں گے حضور نے اس امر پر زور دیا تھا کہ ہر خاندان کی ہر نسل میں ایک نہ ایک فرد ایسا ضرور ہونا چاہیئے جس کی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف ہو۔ اس کے بغیر ہم اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو قرار نہیں پا سکتے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"جب بھی دنیا میں کوئی مذہبی تحریک چلی ہے اس کے ابتدائی مبلغ اسی ملک کے ہوتے ہیں جس میں وہ تحریک ابتداءً شروع ہوتی ہے چنانچہ دیکھ لو اسلام کے پہلے مبلغ عرب ہی تھے لیکن اس کے بعد ایرانی اور عراقی آگئے اور انھوں نے اسلام کی اشاعت شروع کی حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ شہاب الدین صاحب سہروردیؒ بہاؤالدین صاحب نقشبندیؒ سب دوسرے ممالک کے تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں اسلام کی بڑی خدمت کی ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد بھی پچاس ساٹھ سال تک عیسائیت کو پھیلانے والے ان کے اپنے علاقہ کے ہی مبلغ تھے لیکن بعد میں اور علاقوں میں بھی مبلغ پیدا ہوگئے اور آپ کے سو سال کے بعد تو سارے مبلغ اٹلی کے ہی تھے پھر جرمنی اور انگلینڈ سے بھی کئی مبلغین اشاعتِ عیسائیت کے لئے آگے آگئے۔ پس جب تک مبلغین نومسلموں کو چندہ دینے اور وقف کرنے کی عادت نہیں ڈالیں گے یہ کام لمبے عرصہ تک نہیں چل سکتا جو کام ہمارے سپرد ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر بتایا ہے کہ تین سو سال کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا لیکن ایسا تب ہی ہو سکتا ہے جب ہم اولاد در اولاد کو وقف کریں اور اولاد در اولاد کو اسلام کی اشاعت کا فرض یاد دلاتے جائیں۔ اگر یہ روح ہمارے اندر پیدا ہو جائے تو ہمارے لئے گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ ..

...... پس خاندانی طور پر اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرو اور عہد کرو کہ تم اپنی اولاد در اولاد کو وقف کرتے چلے جاؤ گے۔ پہلے تم خود اپنے کسی بچے کو وقف کرو پھر اپنے سب بچوں سے عہد لو کہ وہ اپنے بچوں میں سے کسی نہ کسی کو خدمت دین کے لئے وقف کریں گے اور پھر ان سے یہ عہد بھی لو کہ وہ اپنے بچوں سے عہد لیں گے کہ وہ بھی آئندہ نسل سے یہی مطالبہ کریں گے چونکہ اگلی نسل کا وقف تمہارے اختیار میں نہیں اس لئے صرف تحریک کرنا تمہارا کام ہوگا۔ اگر وہ نہیں مانیں گے تو یہ ان کا قصور ہوگا۔ تم اپنے فرض سے سبکدوش سمجھے جاؤ گے اگر تم یہ کام کرو گے اور یہ روح جماعت میں نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتی چلی جائے گی اور ہر فرد یہ کوشش کرے گا کہ اس کے خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں واقف زندگی دین کی خدمت کے لئے مہیا ہو جائیں گے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی تحریک فرمائی ہے تمہیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ تم میں سے ہر شخص وصیت کرے اور پھر اپنی اولاد کے متعلق بھی کوشش کرے کہ وہ بھی وصیت کرے اور وہ اولاد اپنی اگلی نسل کو وصیت کی تحریک کرے یہ بھی دین کی خدمت کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے اگر ہم ایسا کریں تو قیامت تک تبلیغ اور اشاعت کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے پھر جتنی تدبیریں ہم کرتے ہیں ان میں کوئی نہ کوئی رخنہ باقی رہ جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی تدبیر میں کوئی رخنہ نہیں ہوتا اس لئے اصل چیز یہ ہے کہ تم دعائیں کرو۔ ......

.... سکول کے اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ لڑکوں میں وقف کی تحریک کریں اور انھیں سمجھائیں کہ تمہارا اعلیٰ گزارہ تمہارے اپنے اختیار میں ہے اگر تم باہر جاؤ گے اور تبلیغ کرو گے تو تمہاری تبلیغ کے نتیجہ میں جماعت بڑھے گی اور جماعت کے بڑھنے سے چندے زیادہ ہوں گے اور چندے زیادہ آئیں گے تو تمہارے گزارے بھی زیادہ اعلیٰ ہوں گے۔ اگر یورپ کا کوئی حصہ ہی احمدی ہو جائے تو جماعت کے چندے کئی گنا بڑھ سکتے ہیں پس سکول کے اساتذہ اپنے سکول کے لڑکوں کو سمجھائیں اور پروفیسر کالج کے لڑکوں کو سمجھائیں اور باہر کے مبلغ اپنی اپنی جماعتوں میں چندہ دینے اور زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں۔ اس طرح چند مہینوں میں ہی کام کی رفتار تیز ہو سکتی ہے اور یہ صدی ہر قسم کے شیطانی حملوں سے محفوظ ہو سکتی ہے۔ پھر جوں جوں جماعت بڑھے گی خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آئندہ بھی اس میں جوش پیدا کرتا چلا جائے گا۔"

(الفضل ۲۷؍نومبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۵)

پاکستان دس کروڑ عوام کی امانت ہے، وہ اس کی پوری حفاظت کریں گے

پشاور کے تاریخی شہر میں لاکھوں کے اجتماع سے صدر ایوب کا خطاب

پشاور۔ ۱۴۔ اکتوبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان کسی فرد واحد کی نہیں بلکہ دس کروڑ عوام کی امانت ہے اور وہ پہلے کی طرح اب بھی اس کی حفاظت کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ آنے والے صدارتی انتخاب میں مقابلہ دو افراد کے درمیان نہیں بلکہ عوام اور ان ناکام سیاستدانوں کے درمیان ہوگا جنہوں نے ملک کو تباہی کے قریب لاکھڑا کیا ہے انھوں نے کہا عام انتخابات ہمارے مستقبل کے لئے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں اس لئے عوام کا فرض ہے کہ وہ صحیح قسم کے محب وطن نمائندے چنیں آج ملک کو تباہ کرنے والوں اور عوام کی بھلائی چاہنے والوں کے درمیان مقابلہ ہے اب یہ عوام کا کام ہے کہ وہ اپنی اور آنے والی نسلوں کی خوشحالی اور سلامتی یقینی بنانے کے لئے صحیح راستہ اختیار کریں۔ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کا انحصار بڑی حد تک اگلے انتخابات میں چنے جانے والے افراد پر ہوگا۔

صدر مملکت نے پشاور کے تاریخی شہر میں اپنی انتخابی مہم کا آغاز جناح پارک کے ایک جلسہ عام سے خطاب کر کے کیا۔ اتنا بڑا جلسہ پشاور شہر میں جو سیاسی تحریکوں کا مرکز رہا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا لاکھوں کے اجتماع میں دور دراز سے ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے قبائلی شامل تھے جو خاص طور پر صدر ایوب کی تقریر سننے آئے تھے

صدر ایوب نے حزب مخالف کے رہنماؤں پر الزام لگایا کہ انھوں نے کشمیر کے سلسلے میں قوم کے ساتھ غداری کی ہے اور کشمیر کو غلام بنا دیا۔ انھوں نے قوم کو اس بارے میں صحیح صورت حال سے آگاہ نہ کیا بلکہ اسے گمراہ کرتے رہے انھوں نے مبہم پالیسی اختیار کر کے ملک کو عملاً غلام بنا دیا۔

صدر ایوب نے ۳۵ منٹ کی تقریر میں جس کا کچھ حصہ لکھا ہوا تھا مخالف جماعتوں کی نکتہ چینی کا مدلل جواب دیا انھوں نے ایک ایک کر کے مخالف لیڈروں کے "سفید جھوٹ" گنائے اور ان کی ناکامیاں بیان کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ انہیں ان کے ماضی کو سامنے رکھ کر پرکھیں اور فیصلہ کریں کہ کیا وہ پھر انہی پر اعتماد کریں گے جو ملک کا نظام چلانے کے نا اہل ثابت ہوئے صدر نے کہا جب حزب مخالف کے لیڈر برسراقتدار تھے تو عوام کو ووٹ کے حق سے محروم رکھا گیا اور انہی افراد ان پر حکومت کرتے تھے ان کا جب جی چاہتا تھا وزیر اعظم اور وزیر بن جاتے تھے انہی لیڈروں نے غلامانہ خارجہ پالیسی اختیار کی اور ملک کے وقار کو خاک میں ملا دیا۔

انھوں نے موجودہ حکومت کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آزادانہ خارجہ پالیسی اختیار کی گئی۔ ملک کی معیشت کو مضبوط بنایا گیا اور ملک کی تاریخ میں پہلی بار عوام کو صحیح معنوں میں جمہوری حقوق دیئے گئے مخالف جماعتوں کے لیڈر موجودہ حکومت کے تمام کارناموں کے خلاف ہیں اور اکتوبر ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد ہونے والے سارے اچھے کاموں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

ضروری اعلان برائے انسپکٹران تحریک جدید

انسپکٹران تحریک جدید جو اس وقت مغربی پاکستان کی جماعتوں میں دورہ کر رہے ہیں کو ہدایت بھجوائی گئی تھی کہ وہ انصار اللہ کے اجتماع سے دو دن قبل مرکز میں پہنچ جائیں اب جبکہ انصار اللہ کا اجتماع ملتوی ہو گیا ہے تو یہ قیاس نہ کیا جائے کہ مرکز میں مقررہ تاریخ پر پہنچنا ضروری نہیں رہا۔ بلکہ اب بھی مرکز میں ۲۸؍اکتوبر تک پہنچنے کی ہدایت قائم ہے کیونکہ یکم نومبر کو تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ انسپکٹران تحریک جدید نوٹ کر لیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)